سوال

عورتوں کا قبروں پر جانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورتوں کا قبروں پر جانا جائز ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے لیے قبرستان جانا جائز ہے، بشرطیکہ شرعی آداب وحدود کو ملحوظ رکھا جائے، یعنی ستر وحجاب سے متعلق احکام کی پابندی کی جائے

شروع اسلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں سب کو قبرستان جانے سے منع فرمادیا تھا لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی رخصت دے دی اور فرمایا:

نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا(صحیح مسلم: ۹۷۷)

میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارت کیا کرو۔

اس اجازت میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی موقف ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ

ایک مرتبہ سیدہ اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر سے واپس آرہی تھیں کہ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے استفسار کیا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت قبور سے منع نہیں فرمایا؟ ام المومنین نے جواب دیا: ہاں یہ درست ہے، لیکن بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی رخصت مرحمت فرمادی تھی۔ (مستدرک الحاکم: 376/1)

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ قبروں کے پاس کیا کہنا چاہیے، تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات سکھلائے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ (مسلم: 974)

''اے ان گھروں والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر خدا سلامتی فرمائے اور خدا نے چاہا تو ہم بھی جلد ہی تمھیں ملنے والے ہیں۔''

اس سے استدلال یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ نہیں فرمایا کہ عورتوں کے لیے تو زیارت قبور ہی ممنوع ہے پھر دعا کا سوال کیسا؟ بل کہ آپ ﷺ نے انھیں باقاعدہ دعا بتلائی جس سے عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی، تو آں حضور ﷺ نے فرمایا:

'اتقی اللہ واصبری'، یعنی 'خدا سے ڈرو اور صبر سے کام لو۔'

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس سے عورتوں کے لیے زیارت قبور کا اثبات ہوتا ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی اور آں حضرت ﷺ کی تقریر یعنی کسی کام کو دیکھ کر خاموش رہنا اور منع نہ فرمانا بھی حجت ہے۔

بعض علما کے نزدیک عورتوں کا قبرستان جانا حرام اور ناجائز ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

'لعن رسول اللہ زائرات القبور'

یعنی 'رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'

اس ضمن میں محدث زماں علامہ ناصر البانی رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ اس حدیث میں 'زائرات' کے بجائے 'زوّارات' کا لفظ درست ہے۔ اس صورت میں حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ آں حضرت ﷺ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو کثرت کے ساتھ قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ چنانچہ خواتین کو بہت زیادہ قبرستان میں نہیں جانا چاہیے، البتہ کبھی کبھار قبروں کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں

(احکام الجنائز وبدعہا للالبانی، ص:229-237)

ان دلائل سے نتیجہ یہ نکلا کہ عورتیں کبھی کبھار قبروں پر جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے فتوی نمبر (1190) پر کلک کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی